سوال

(176) رسول اللہ ﷺ کا خطبہ کتنا لمبا ہوتا تھا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل سردی کے ایام میں ظہر کی نماز ساڑھے بارہ بجے یا بعض مساجد میں پونے ایک بجے ادا کی جاتی ہے۔ لیکن جمعہ کے دن بہت تاخیر کر دی جاتی ہے۔ ڈیڑھ پونے دو بجادیئے جاتے ہیں۔ اس کے بارے میں وضاحت کریں۔ نبی اکرم ﷺ کا کیا معمول تھا؟ آپ جمعۃ المبارک کا خطبہ کتنا لمبا دیا کرتے تھے اور کیا آج کل کے علماء کی طرح ہر جمعہ کے دن ظہر کی نماز تاخیر سے ہی پڑھا کرتے تھے؟ (سائل: محمد عاصم رفیق ولد محمد حسن)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے طول طویل خطبات جمعہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی اور معمول مبارک کے خلاف ہیں۔ آپ ﷺ ہر جمعہ میں دو خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھتے بھی تھے۔ آپ ﷺ کے یہ دونوں خطبے قرأت قرآن اور وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے، جیسا کہ احادیث میں ہے:

عَن جَابِرِ بن سَمرَةَ قَالَ كَانَت لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطبَتَانِ فَجلِس بَينَهُمَا يَقرَأُ الْقُرآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاس۔ (صحیح مسلم کتاب الجمعة ج ۱ ص ۲۸۳)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ کرتے تھے۔''

عَن جَابِرِ بن سَمرَةَ قَالَ كُنتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَت صَلٰوتُهُ قَصداً وَخُطبَتُه قَصدا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۲ و شرح السنة ج ۲ ص ۵۷۷)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نماز جمعہ نبی ﷺ کی اقتدار میں پڑھتا تھا، آپ ﷺ کی نماز جمعہ اور خطبہ دونوں درمیانے ہوتے تھے۔

عن عمار قال سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِن فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۲ و شرح السنة ج ۲ ص ۵۵۸)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قدرے لمبی نماز اور قدرے مختصر خطبہ خطیب کی فقاہت کی علامت ہے قَالَ الشَّافِعيُّ:

وَيَكُونُ كَلَامُهُ قَصِيرًا بَلِيغًا جَامِعًا، وَأَقَلُّ مَا يَقَعُ عَلَيهِ اسْمُ الْخُطْبَةِ أَن يَحمَدَ اللّٰهَ، وَيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَيُوصِيَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَهٰذِهِ الْخَمْسَةُ لَا تَصِحُّ جُمُعَتُهُ عِندَ الشَّافِعِيِّ۔ (شرح السنة ج ۲ ص ۵۵۸ و نحوه فی النواوی ج ۱ ص ۲۸۴)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ میں رسول اللہ ﷺ لفتگو مختصر مگر دلوں میں اتر جانے والی اور جامع ہوتی تھی اور فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ میں یہ تین باتیں فرض ہیں (۱) اللہ سبحانہ وتعالیی کی حمدوثنا (۲) رسول اللہ ﷺ پر درودوسلام اور (۳) تقویٰ اللہ کی وصیت یہ تینوں دونوں خطبوں فرض ہیں پہلے خطبہ میں قرآن کی کسی ایک آیت کی تلاوت اور دوسرے خطبہ میں مومنوں کے حق میں دعا واجب ہے، اگر کوئی ان پانچوں باتوں میں سے کسی ایک بات کو ترک کرے گا تو اس کا جمعہ صحیح نہ ہوگا۔ ان تصریحات کے پیش نظر حتی الوسع خطیب پر اسوہ حسنہ اور آپ کے معمول مبارک کی پابندی ضروری ہے زور خطابت میں اسوہ حسنہ کی خلاف ورزی سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ فلاح وفوراً اطاعت رسول ﷺ میں ہے زور خطابت میں نہیں۔ توفیق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص527

محدث فتویٰ